

عمل کیا اور یہ سنت بہت عمدہ ہے۔ اس معنی کو اصمعی نے بیان کیا اور اسے خطابي نے بھی نقل کیا ہے۔“ (التلخیص الحبیر: 67/2، تحت الحدیث: 655)

سوال ۱۱: سیدنا عبداللہ بن مسعود کا قول [أَخْرَوْهُنَّ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللَّهُ] بلحاظ سند کیسا ہے؟

جواب: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ قول بلحاظ سند ”ضعیف“ ہے۔

یہ معجم کبیر طبرانی (9/295، ح: 9484، 9/296، ح: 9485) میں ذکر ہوا ہے۔ اس کی سند میں (سلیمان بن مہران) اعمش اور (ابراہیم بن یزید) نخعی راوی دونوں ”مذلس“ ہیں اور بصیغہ ”عن“ روایت کر رہے ہیں۔ یہ مسلم اصول ہے کہ ”ثقة مذلس“ صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ ”عن“ سے روایت کرے تو وہ ”ضعیف“ ہوتی ہے، تاوقتیکہ سماع کی تصریح مل جائے۔

سوال ۱۲: شرعی حدود کا نفاذ کون کرے گا؟

جواب: شرعی حدود کا نفاذ خلیفہ یا مسلمان حکمران کا کام ہے، عوام کو حدود نافذ

کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر یہ کام عوام اپنے ہاتھ میں لے لے، تو فساد فی الارض ہے اور اس کے بہت بھیاں تک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

مشہور مفسر، علامہ قرطبی رحمہ اللہ، سورہ نور کی آیت نمبر ۵ کے تحت لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ أَنَّ الْمُخَاطَبَ بِهَذَا الْأَمْرِ الْإِمَامُ، وَمَنْ نَابَ مَنَابَةً.

”یہ اتفاقی بات ہے کہ اس حکم (شرعی حدود کے نفاذ) کا مخاطب خلیفہ اور اس کے قائم

مقام شخص (مسلمان حکمران) ہے۔“ (تفسیر القرطبی: 12/161)

نیز فرماتے ہیں: اِنْفَقَ اِثْمَةُ الْفَتَوَى عَلَى اَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِاحِدٍ اَنْ يَقْتَصَّ